عادل اور صاحب صلاح و تقویٰ ہے؟ اہل دانش اور اہلِ عقل کا جواب نفی میں ہوگا۔ نظریاتی کونسل کے چیئرمین "الجواب صحیح" لکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ "اللہ تعالیٰ علم اس طرح نہیں ختم کریں گے کہ لوگوں کے سینوں سے اسے زبردستی کھینچ لیا جائے۔ بلکہ علم، علماء کے اٹھ جانے سے ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم باقی نہ بچے گا تو اس وقت لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنائیں گے۔ چنانچہ ان سے لوگ سوال کریں گے اور وہ بلا علم، فتویٰ صادر کریں گے، اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب بالعلم ص۳۳)

اب ہمارے محترم وزیر غور فرمائیں "جاہل" اور "گمراہ" سے کون مراد ہے۔ غور کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی۔ (محمد طیب اسعدی کراچی)

میز اور کرسی پر کھانا کھانے سے متعلق ایک علمی تحقیق

الحق کا شمارہ بابت ماہ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ۔ مئی ۱۹۹۲ء

پڑھا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اپنی رحمت کے ساتھ تا قیام قیامت جاری وساری رکھے۔ اسی شمارہ کے ص۵۱ تا ۵۲ تک سید جلال الدین عمری صاحب کا "مسنون آداب طعام اور ان کی معنویت" نظر سے گزرا۔ موصوف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے آداب کو بہت ہی احسن طریقے سے تحریر کیا ہے جبکہ موجودہ دور میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے ناواقفیت عدم دلچسپی اور عدم اعتناء بڑھتا جا رہا ہے اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کر رہے ہیں تو اس بات کی شدید ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی طرف راغب کیا جائے کیونکہ مسلمانوں کی دینوی و اخروی ہر طرح کی صلاح و فلاح اتباع سنت ہی میں مضمر ہے اور "الحق" نے الحمدللہ اس سلسلہ میں ٹھوس کام کیا ہے اور کر رہا ہے۔ سید جلال الدین عمری صاحب نے جہاں دسترخوان کا استعمال اور حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کی ہے۔ جس کی تشریح کے بعد لکھتے ہیں کہ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ کھانے کے لیے "تپائی"، "یا چوکی" وغیرہ استعمال کی جا سکتی ہے یا کہ نہیں۔ ساتھ لکھتے ہیں کہ اس کا جواب امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ کھانا زمین پر رکھ کر کھانا یا زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنت کے قریب ہی ہے، لیکن "مائدہ" تپائی یا اس جیسی اونچی چیز پر کھانا ممنوع یا مکروہ نہیں ہے اس لیے کہ اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے یہ بدعت بھی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہؐ

کے بعد مشروع ہوئی ہو۔ اسے بدعت نہیں کہا جاتا، بلکہ بدعت وہ ہے جو سنت کے خلاف ہو، اور جو کسی امر شرعی کو ختم کر دے جبکہ اس کی علت موجود ہو بعض اوقات تو اسباب کے بدلنے پر نئی چیزیں ایجاد کرنی پڑتی ہیں "مائدہ" صرف اس لیے ہے کہ کھانے کو ذرا اونچا رکھا جائے تاکہ کھانے میں آسانی ہو، اس طرح کی چیزوں میں کوئی کراہت نہیں ہے اس سے "میز کرسی" پر کھانے کا جواز نکلتا ہے جب کہ اسی حدیث کو حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا رحمۃ اللہ علیہ نے شمائل ترمذی کی اردو شرح "میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانا میز پر تناول نہیں فرمایا نہ چھوٹی طشتریوں میں نوش فرمایا نہ آپ کے لیے کوئی چپاتی پکائی گئی۔ حضرت یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہؓ سے پوچھا کہ کھانا کس چیز پر رکھ کر نوش فرماتے تھے، انہوں نے جواب دیا چمڑے کے دستر خوان پر۔ (ص۱۲۹)

علامہ مناوی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ میز پر کھانا کھانا ہمیشہ متکبر لوگوں کی عادت رہی ہے۔ کوکب دری میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں چونکہ اس میں نصاریٰ کے ساتھ تشبہ بھی ہے اس لیے یہ مکروہ تحریمی ہے۔ تشبہ کا مسئلہ نہایت ہی اہم ہے۔ احادیث میں بہت کثرت سے اس پر مختلف عنوانات سے تنبیہ کی گئی ہے۔ کھانے میں، پینے میں، لباس میں، حتیٰ کہ عبادات تک میں اسے روکا گیا ہے جیسا کہ عاشورا کے روزے اور اذان کی احادیث میں کثرت سے یہ مضمون کتب حدیث میں مذکور ہے مگر لوگ اس میں خاص طور پر لاپرواہیں۔ فالی اللہ المشتکی۔

نیز حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۲۸ پر وہ یہی حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی نقل کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص رہے ہیں۔ لہٰذا آج بھی مسلمانوں کو میز یا کرسی پر کھانا کھانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ احقر کے خیال میں سید جلال الدین عمری صاحب کو اس حدیث کے ترجمہ و تشریح میں مغالطہ ہوا ہے کہ حدیث مذکورہ سے میز پر کھانے کا جواز نکلتا ہے۔

واللہ اعلم، والحق ان یتبع وفوق کل ذی علم علیم۔

(مولانا) محمد علی قریشی راولپنڈی متعلم دورہ حدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

دیار مغرب کے انداز نرالے ہیں۔ تسلیمہ نسرین کی حمایت میں

اوسلو (اف پ۔ اپ) توہین اسلام کے مرتکب بھارتی نژاد برطانوی مصنف

سلمان رشدی نے بنگلہ دیش کی دریدہ دہن مصنفہ تسلیمہ نسرین کی حمایت میں آواز بلند کرتے ہوئے کہا ہے